از عدالتِ عظمیٰ

کیشابو و دیگر

بنام

سٹیٹ آف مدھیا پردیش و دیگراں

تاریخ فیصلہ: 8 جنوری 1996

[کے رامسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان۔]

مدھیہ پردیش ریونیو کوڈ، 1959:

دفعات 165 (6) اور 170 (1)- غیر قبائلی افراد کو قبائلی قبائل کی طرف سے بھومی سوامی کے حقوق کی زمین کی فروخت- کلکٹر کی پیشگی اجازت کے بغیر- کالعدم قرار پایا- فروخت کی تاریخ سے دو سال بعد دائر کی گئی درخواست- ایک موثر قانون سازی اور عوامی پالیسی اور صوابدیدی کے بذریعے معاملہ ہونے کی وجہ سے محدود مدت سے آگے دائر کی گئی درخواست پر غور کرنے کا دائرہ اختیار ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2021، سال 1996۔

ایم پی نمبر 1499، سال 1992 میں مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے 7.5.92 کے فیصلے اور حکم سے۔

مس مانا چکرورتی اور راج کمار مہتا اپیل گزاروں کے لیے۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:02
I attest to the accuracy and
integrity of this document

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل ایم پی کے عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے 7 مئی 1992 کے حکم سے ایم پی نمبر 92/1499 میں پیدا ہوتی ہے۔ تسلیم شدہ موقف یہ ہے کہ ایم پی ریونیو ضابطہ، 1959 (مختصر طور پر، "ضابطہ") کی دفعہ 165 کو گیریابند کے علاقے میں 2 اکتوبر 1959 سے گزٹ میں ایک ترمیم اور اشاعت کے ذریعے نافذ کیا گیا تھا۔ آدیواسی (درج فہرست قبائل) سومو گونڈ کے ذریعے اپیل گزاروں کے حق میں بھومی سوامی کے حقوق کی زمین کی فروخت 23 دسمبر 1960 کو کی گئی تھی۔ بالآخر، بورڈ آف ریونیو نے 16 جنوری 1992 کے اپنے حکم میں نظر ثانی مقدمہ نمبر 90/150 میں ایڈیشنل کمشنر کے حکم کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ 1976 سے پہلے بھی، ضابطہ اخلاق کی غیر ترمیم شدہ دفعہ 165 (6) کے تحت یہ لازمی ہے کہ خریدار کو آدیواسیوں کے بھومی سوامی کے حق کو الگ کرنے کے لیے مجاز اتھارٹی سے پیشگی اجازت حاصل کرنی چاہیے۔ چونکہ اجازت نہیں لی گئی تھی، اس لیے فروخت کو کالعدم قرار دیا گیا۔ عدالت عالیہ نے 7 مئی 1992 کے اپنے حکم کے ذریعے بورڈ آف ریونیو کے نقطہ نظر کی تصدیق کی۔

اپیل گزاروں کے وکیل نے دعوی کیا کہ دفعہ 165 کی ذیلی دفعہ (6) کے تحت نوٹیفکیشن 1977 میں شائع کیا گیا تھا اور فروخت 1960 میں کی گئی تھی، ٹریبونل کا یہ نتیجہ کہ فروخت کالعدم ہے، قانون میں درست نہیں ہے۔ ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔ دفعہ 165 (6) اس طرح پڑھتی ہے:

"ذیلی دفعہ (1) میں کسی بات کے باوجود بھومی سوامی کا اس قبیلے سے تعلق رکھنے کا حق جسے ریاستی حکومت نے اس جانب سے ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے اس پورے علاقے یا اس حصے کے لیے جسے یہ ضابطہ لاگو ہوتا ہے، قبائلی قرار دیا ہے، اس شخص کو منتقل نہیں کیا جائے گا جس کا تعلق ایسے قبیلے سے نہ ہو، بغیر کسی افسر مال کی اجازت کے جو کلکٹر کے عہدے سے کم نہ ہو، تحریری طور پر درج کی جانے والی وجوہات کے لیے دیا جائے۔

اس ذیلی دفعہ کو پڑھنے سے یہ بھی واضح طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ بھومی سوامی کا کسی قبیلے سے تعلق رکھنے کا حق، جسے ریاستی حکومت نے اس سلسلے میں ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے اب اوریگل قبیلہ قرار دیا ہے، پورے علاقے یا اس حصے کے لیے جس پر ضابطہ لاگو ہوتا ہے، کسی غیر قبائلی شخص کو منتقل نہیں کیا جائے گا، جس کا تعلق ایسے قبیلے سے نہیں ہے، بغیر افسر مال کی پیشگی اجازت کے جو کلکٹر کے عہدے سے کم نہیں ہے، تحریری طور پر درج کی جانے والی وجوہات کے لیے دیا جائے گا۔ بورڈ

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:02
I attest to the accuracy and integrity of this document

آف ریونیو نے نشاندہی کی ہے کہ 1976 میں ترمیم سے پہلے، زمین کو الگ کرنے کی اجازت حاصل کرنا ایک شرط تھی۔ اگر یہ شرط پہلے سے موجود ہے، یعنی۔ مجاز اتھارٹی سے اس میں درج کی جانے والی وجوہات کی بنا پر پیشگی اجازت حاصل نہیں کی گئی تھی، اس لیے ایکٹ کی خلاف ورزی میں فروخت کالعدم ہو جاتی ہے۔ یہ ایک فلاحی قانون سازی ہے جو آئین کے آرٹیکل 39(بی) اور 46 کی آئینی ذمہ داری کو عملی جامہ پہنانے کے لیے درج فہرست قبائل کی سرزمین میں ملکیت کے حقوق کے تحفظ کے لیے بنایا گیا ہے۔ معاشی جمہوریت فراہم کرنے کے لیے کسی قبائلی کو معاشی طور پر بااختیار بنانا مقصد ہے۔ لافاضل یا ہنگامی صورتحال کی وجہ سے ان کے استحصال کی روک تھام آرٹیکل 46 کے تحت آئینی فرض ہے۔ زرعی آراضی کاشتکار کو اقتصادی حیثیت دیتی ہے۔ لہذا، مذکورہ بالا مقاصد کی خلاف ورزی کرتے ہوئے زمین کی کسی بھی طرح کی منتقلی کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ دفعہ 170(1) کے تحت درخواست فروخت کی تاریخ سے دو سال کے اندر دائر کی جانی چاہیے تھی۔ چونکہ درخواست اس طرح دائر نہیں کی گئی تھی، حکام درخواست کی تفریح کی ہدایت کرنے میں درست نہیں تھے۔ یہ تنازعہ خود میں نہیں ہے کہ اتھارٹی کے پاس قانونی توضیعات کی خلاف ورزی میں جانے کا دائرہ اختیار ہے۔ دوسری صورت میں بھی، چونکہ یہ ایک فائدہ مند قانون سازی ہے، حکام آئینی پالیسی کو نافذ کرنے کے پابند ہیں؛ وہ دائرہ اختیار سے محروم نہیں ہیں، چاہے وہ درخواستوں پر غور کرنے کے لیے حد سے باہر دائر کیا گیا ہو۔ یہ عوامی پالیسی اور صوابدیدی کا معاملہ ہے۔ ان حالات میں، ہمیں نہیں لگتا کہ مداخلت کی ضمانت دینے والے قانون کا کوئی ٹھوس سوال ہے۔

اس کے مطابق اپیل خارج کر دی جاتی ہے۔ خرچے کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:02
I attest to the accuracy and integrity of this document